رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے۔ زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد اوّل	یکم مارچ ۱۹۲۷ء مطابق شعبان ۱۳۴۵ھ	نمبر ۵

دار الامان کی خبریں

خاندان رسالت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔

حضرت اُمّ المومنین علیہا السلام مع اہل بیت خیریت سے ہیں۔ گو آپکی طبیعت اکثر علیل رہتی ہے سر درد کا دورہ ہوتا ہے۔ مگر اب بفضلہٖ تعالیٰ آرام ہے۔ محترمہ صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ بچوں کے ساتھ دہلی بغرض علاج تشریف لے گئیں۔ عزیزہ محترمہ صاحبزادی امۃ الحفیظ قادیان میں بخیر و عافیت ہیں۔

عزیزہ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بنت حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے باقاعدہ مدرستہ الخواتین میں تعلیم حاصل کرتی ہیں عزیزہ موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچّے قدسیہ بیگم اور نسیم احمدؐ یکے بعد دیگرے عطا فرمائے ہیں مگر انکے علمی شوق میں (جو اس گھرانہ کا خاص وصف ہے) کچھ بھی کمی پیدا نہیں ہوئی بلکہ روز افزوں ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی قوّت قدسیہ کا ظہور ہے۔ ماشاء اللہ ؁

لجنہ کے اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اور ممبرات میں خیریت ہے اس ہفتہ اخبار مصباح کی خریداری اور مضامین نویسی پر ایک مجمع مستورات میں احمدی خواتین کو خاص طور سے توجہ دلائی گئی۔

ہماری بہن حبیب النّساء بیگم بنت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب بدستور بیمار ہیں اور قادیان دار الامان میں بغرض علاج و حصول دُعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگئی ہیں اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے نیز محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عبداللہ خاں صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر کی حالت کچھ بہتر ہے -

۲۶ر فروری کو ہر دو سکول مڈل و پرائمری کے معائنہ کے لیئے انسپکٹرس صاحبہ لاہور سے تشریف لانیوالی تھیں مگر تشریف نہ لاسکیں -

قادیان میں صفائی کی از حد اور بہت جلد ضرورت ہے - بیماریوں کے دن بھی نزدیک آگئے اور گلیوں کوچوں میں ڈھیروں ڈھیر کوڑا کرکٹ اور عفونت پھیل رہی ہے ؛ (سکینۃ النساء)

ڈاکخانے کے قواعد

معلوم ہوتا ہے بعض بہنوں کو ڈاک کے قواعد معلوم نہیں - کئی خطوط بیرنگ ہو کر ملتے ہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ لفافے پر ڈھائی تولہ وزن تک ایک آنے کا ٹکٹ لگتا ہے - اور اس سے اوپر ہر ڈھائی تولے یا اسکی کسر پر ایک آنہ (ب) صرف چھپا ہوا کاغذ جس پر ایک لفظ بھی قلم سے لکھا ہوا نہ ہو - اگر لفافے میں ایسے طور پر ڈالا جائے کہ لفافہ کھلا رہے تو آدھ آنے کا ٹکٹ لگ سکتا ہے - (ج) کتاب رسالے پیکٹ کرکے جن کا دونوں طرف سے کھلا ہونا ضروری ہے بھیجیں تو فی دس تولہ ادھ آنے کا ٹکٹ لگے گا - (د) منی آرڈر کی فیس دس روپے تک دو آنے ہے - اگر مصباح کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجیں تو دو روپے دس آنے خرچ آئینگے - اس صورت میں کوپن پر اپنا پورا پتہ لکھنا چاہیئے - اگر وی پی طلب کریں تو یاد رہے کہ ہر وی پی پیکٹ رجسٹری ہوتا ہے جس پر ۲ر ٹکٹ زائد لگانا پڑتا ہے اس لئے ہم دو روپے دس آنے طلب کرینگے اور ۲ر کمیشن منی آرڈر ملا کر آپ کو دو روپے بارہ آنے ادا کرنے ہونگے -

پارسل جو کپڑے سے بند ہوتا ہے اور اسپر لاکھ کی مہریں لگائی جاتی ہیں ۲۰ تولہ تک ۲ر ۲۰ سے ۴۰ تولہ تک ۳ر رجسٹری کی فیس ۲ر الگ ہے ؛

سب مضامین چھپینگے

میں ان محترم مصباحی بہنوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مصباح میں چھپنے کے لئے مضمون بھیجے یہ مضمون رفتہ رفتہ چھاپ دیئے جائینگے - ۱۶ صفحے اخبار کا حجم ہے اس لئے گنجائش کم ہے صاحبزادی ناصرہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا مضمون صفائی پر نہایت قابل قدر ہے اگلی اشاعت میں درج ہوگا ایسا ہی اور خواتین کے مضامین بھی چھپینگے ؛

کیا نام کا بھی پردہ ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی بیبیوں کے نام تو بر سر منبر اور عام مجالس میں لئے جاتے ہیں مگر ہم احمدیوں میں سے بعض خاندانوں میں عورتیں اپنا نام چھپاتی ہے اسکی وجہ سمجھ نہیں آتی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۶ء

احمدی خواتین کے فرائض

نمبر ۳

(نوشتہ محترمہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الہی صاحب)

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کے ایثار

وہ مبارک نور معرفت سے لبریز آواز جو کہ وادیٔ عرب سے اُٹھی تھی جس نے ماننے والوں اور قبول کرنیوالوں کو دنیا و مافیہا سے بے خبر کرکے تبلیغ کی لے لگا دی تھی اس نشے میں سرشار اور بے اختیار ہو کر وہ دین حق پھیلانے اور پیغام حق پہنچانے کے لئے اپنی جانوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے کوئی سختی کوئی تکلیف کوئی مصیبت کوئی عذاب انہیں اپنی لگن اور دُھن سے باز نہیں رکھ سکتی تھی - گویا انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم فرض تبلیغ کو ہی انجام دینے کے لئے اس ہستی نما عالم میں آئے ہیں یہی ہمارا اصلی مطلوب و مقصود ہے مگر اب اُن واقعات کو زمانہ دراز گذر گیا مخالفین کی نظروں میں یہ جان نثاری کے واقعات دُھندلے پڑ گئے - اہل اسلام کے دلوں سے دینی محبت کا جوش اور تڑپ کم ہونے لگی - تو قادر ذوالجلال نے مبارک سرزمین قادیان میں اسی مقدس رسولؐ کا بروز نازل فرمایا جو وہی قوت قدسی لے کر آیا روحانی مُردوں کو جِلایا دین کی تازہ روح اُن کے اندر پھونکی - دینی جوش اور معرفت کا نشہ جو بیدینی نااتفاقی خودغرضی کی گھٹاؤں نے اُتار دیا تھا - اس کو توحید اور معرفت کے لبالب جاموں سے بھر دیا - اپنے خادموں میں وہی دینی جوش تڑپ جذبہ ایثار کی روح پھونکدی جس کی بدولت حضرت مسیح موعودؑ کے فدائی خدا کا پیغام لیکر جگہ بہ جگہ ملک بہ ملک بحر و بر میں جا پہنچے *

حضرت پیر عبداللطیف صاحب جیسے جان نثاروں نے احمدیت پر جانیں قربان کرکے سلف صالحین کے نمونے دکھائے - نعمت اللہ خاں جیسے انمول ہیرے تعلیم مسیح موعودؑ پر فدا ہو گئے اور آخری وقت تک اسی پاک تعلیم کا پرچار کرتے رہے - اور اپنے مقدس خونوں سے صداقت مسیح موعودؑ کا ایک دنیا کو اشتہار دیدیا *

برادرم سیال جیسے بہادر اسی مسیح کی تعلیم اور قوت قدسی نے پیدا کئے جنہوں نے باوجود بہت سی مخالفتوں کے سرزمین لنڈن میں مسیح محمدی کا جھنڈا گاڑا اور سرزمین یورپ کو دوبارہ مسیح کے آنیکی خوشخبری سُنا دی - بھائی سیال کی طرز معاشرت نیکی زہد خوش اخلاقی اور خوش گفتاری نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مادیت کے فدائیوں کو سیال کرکے بہادیا۔ اور بہت سے تین خداؤں کے پوجاری وحدہٗ لاشریک کے آگے سرتسلیم خم کرنے لگے ۔

پھر اسی مسیح کی پاک تعلیم کا اثر تھا کہ بھائی نیر افریقہ کی تاریکیوں میں نیر اعظم بن کر چمکا۔ مسیح موعودؑ کے نور کی شعاعوں سے اہل افریقہ کے دلوں کو منور کیا۔ بے تکے میدانوں اور ویرانوں کے سفر کئے مصیبتیں اٹھائیں سختیاں جھیلیں مگر دیوانہ وار صحابہ کی طرح تبلیغ میں کوشاں رہے۔ ہزاروں بندگان خدا کا ٹوٹا ہوا رشتہ مالک حقیقی سے جوڑا۔ انہیں خدا رسولؐ اور مسیح موعودؑ کے سچے خادم بنایا اُن کے لئے دینی درس گاہیں کھولیں۔ غرض حیوانوں سے انہیں باخدا انسان بنایا۔ کیا مسیح الزمان ومہدی دوران کا عظیم الشان معجزہ نہیں ؟

پھر مسیحؑ کے عاشق حضرت ڈاکٹر صادق نے سرزمین امریکہ میں بڑی مشکل اور جانفشانی سے ہزاروں ۔ مجبوریوں اور بندشوں پر فتح پاکر بال بچوں سے کئی سال دور و مہجور رہکر مسیح موعودؑ کی صداقت سرزمین تثلیث میں پھیلائی۔ ہر بڑے دنیادار فلاسفروں اور فاضلوں کو اسلام میں داخل کرکے مسیح موعودؑ کا حلقہ بگوش بنایا۔ اور مشرق و مغرب کو ملاکر دکھادیا ۔

اسی طرح عزیز بھائی عبیداللہ نے تبلیغی میدان میں گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے وطن دیس خویش واقرباء سے دور جان جان آفرین کو سونپدی ۔

پھر مسجد لنڈن جو حضرت خلیفۃ المسیح کی سعی بلیغ اور دعاؤں کا اعلیٰ نتیجہ ہے اور جس کی بدولت احمدیت کی شہرت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اُس کے افتتاح کے موقعہ پر بھائی درد کو جو کامیابی ہوئی ہے اس نے واقعی حاسدوں کے دلوں میں درد اور مومنوں کے دلوں میں شکر و امتنان کا جذبہ پیدا کردیا ہے ۔

پھر مبلغین ملکانہ کا تبلیغ کی خاطر صعوبتیں اٹھانا بھوکے رہنا سفر کرنا ماریں کھانا ذلت سہنا مگر اپنے فرائض کو بخوشی ادا کرنا یہ حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ اور عہد فاروقی کی اعلیٰ ترین یادگار نہیں تو اور کیا ہے ؟

اب ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہم نے احمدی ہوکر کیا ایثار کا نمونہ دکھایا بہنو! ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات پر بالکل نجات نہیں پاسکتیں کہ ہم احمدی ہیں بلکہ عملی طور پر ہمیں اپنی احمدیت ثابت کرنی چاہیئے جس کا بھاری ذریعہ یہ ہے کہ ہم میں اپنے دین کی محبت جذبہ شوق اور تڑپ اور غیرت ہو جو کہ کماحقہ سلسلہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے اور اپنے مذہبی اصولوں پر کاربند ہونے سے پیدا ہو سکتی ہے - حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تصنیفات کا نہایت ہی قیمتی خزانہ ہماری اپنی ہی زبان میں ہمارے سامنے موجود ہے اگر ہم ان کو نہ پڑھیں اور ان بے بہا جواہرات سے اپنے دامن نہ بھریں تو یہ ہمارا اپنا ہی قصور ہے -

---

ہم تب ہی احمدی کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہیں کہ صحابیات کی طرح کوئی سختی کوئی تکلیف کوئی مصیبت ہمیں دین سے ڈگمگانے کا باعث نہ ہو بلکہ اپنی جانوں کو بھی دین کے سامنے ہیچ سمجھیں - ہم میں اور دوسرے لوگوں میں پابندیِٔ مذہب کا امتیازی فرق ہو - نماز روزہ صدقہ خیرات کی ہم اور ہماری اولادیں سخت پابند ہوں اور حتی الوسع جہاں تک ممکن ہو سکے ہم اپنا فرض تبلیغ ادا کریں ؞

ہمیں ہمدردی خوش اخلاقی علو ہمتی کا وہی مادہ پیدا کر لینا چاہیئے جو صحابیات میں تھا - جہاں تک ہو خلق اللہ سے نیکی اور بھلائی کریں - بیمار پرسی کریں تیمارداری کریں - مسافروں کو کھلائیں - یتیموں بیکسوں بیواؤں پر رحم کریں - خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں - کیونکہ جب خداوند کریم روز محشر ہم سے پوچھے :- ؎

بتا اے خاک کے پُتلے کہ دنیا میں کیا کیا ہے؟
بتا کے دانت ہیں مُنہ میں جو تم کھایا پیا کیا ہے؟
بتا خیرات کیا کی راہ مولا میں دیا کیا ہے؟
یہاں سے عاقبت کے واسطے توشہ لیا کیا ہے؟
کسی کے واسطے آفت میں اپنی جان ڈالی ہے؟
کسی بے خانماں کو وقتِ مشکل کچھ مدد دی ہے؟
کبھی امداد دی تُو نے کسی بیکس بیچارے کو؟
سخی بن کر دیا کچھ تُو نے مفلس کے گذارے کو؟
پرائی آگ میں پڑ کر کبھی دل کو جلایا ہے؟
کسی بیکس کی خاطر جان پر صدمہ اُٹھایا ہے؟
کبھی کچھ دلنوازی کی ہے تُو نے دل شکستہ کی؟
کبھی کچھ چارہ فرمائی بھی کی زخمی و خستہ کی؟

تو ہم جواب دے سکیں کہ ہم نے احمدی ہو کر تیرے حُکموں کی بدل و جان بجا آوری کی ہمیں چاہیئے کہ اپنے قول و فعل حُسنِ اخلاق سے دنیا کو دکھلائیں کہ احمدیت ہی سچّا مذہب اسلام ہے -

---

ہمارے سامنے ہمارے مولوی ظہور حسین صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے حالات ہیں جنہوں نے اپنے خلیفہ وقت کے حکم پر اپنے سفر میں کس قدر صعوبتیں برداشت کیں بارہا جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اپنے سچے مذہب پر ثابت قدم رہے۔ قید ہوئے تو قید خانہ میں بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تبلیغ مذہب کے نور کی ضیاء سے ہمراہی قیدیوں کو منور کرتے رہے اور اس تکلیف میں بھی اپنے فرائض سے غافل نہ رہے۔ بلکہ اپنے ہمجلیسوں کو اسی روشنی میں لانے کی کوشش کرتے رہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ نے دیکھی تھی۔

لاکھوں برکتیں اور کروڑوں رحمتیں نازل ہوں حضرت مسیح موعودؑ اور آپکی اولاد پر جنکے خادموں کے دلوں میں بھی اسرائیلی نبیوں جتنی دینی تڑپ جوش اور درد ہے دنیا کی کوئی تکلیف ان کے ایمانوں کو متزلزل نہیں کر سکتی اور قید خانوں میں بھی وہ اپنے فرض تبلیغ کو فراموش نہیں کر سکتے۔

میری پیاری بہنو! جب تک ہمارے دل اپنے مذہب کی محبت سے اسی طرح لبریز نہ ہو جاویں اور ان میں قوم کی ترقی کا درد پیدا ہو ہم نام کی احمدی ہیں کام کی نہیں۔

بیشک احمدی مستورات پر خاص خدا کا فضل ہے کہ انہوں نے اپنے امام کے حکم پر اُمید سے بڑھ چڑھ کر چندے دیئے مگر ابھی ہم صحابیات کے ایثار کو نہیں پہنچیں جو کہ اپنے ہاتھوں کی کمائی اور اپنی جانوں پر ایثار کر کے بہت کچھ خدا کے نام پر دیتی تھیں۔ ہمیں بھی اپنے اخراجات کم کرنے چاہیئیں قوم کی ضروریات پر نگاہ کرنی چاہیئے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہم نے سب دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اگر ہم میں ایثار عزم و استقلال نہ ہو گا تو یہ کام کس طرح سر انجام ہو گا۔ قادیان میں گرلز سکول بنوا کر ہمیں اپنی عالی ہمتی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ہمیں اپنے ہمدرد آقا حضرت خلیفۃ المسیح کو مالی تفکرات سے بے فکر کر دینا چاہیئے کہ اپنے روزمرہ کے اخراجات میں کمی کر کے سکول کے لئے روپیہ فراہم کریں اور اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم دلا کر سکول کی خدمت پر کمر بستہ کریں۔ تب ہم صحابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مومنہ بن سکتی ہیں۔ اگر عورتوں کو کام کی تعلیم دیجائے تو بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ میں نے اکثر گھروں میں عشقیہ ناپاک لچر بے معنی قصے بے ہنر دیوان کتب اشعار دیکھی ہیں یہ کتابیں بچوں کے ساتھ وہی کام کرتی ہیں جو سمّ قاتل ایک جسم کے ساتھ کرتا ہے۔ ایسی کتابیں دیا سلائی دکھانے کے قابل ہیں۔ ہمارے بچوں کے لئے دینی سلسلہ کی کتب کافی ہیں جنکے مطالعہ کی ہمارا فرض ہے کہ ہم بچوں کو عادت ڈالیں۔

اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ اور دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی خدمت اور فرائض کی ادائگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بہنوں کی خادمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر

مشاہدات عرفانی

عورتوں کے نقطۂ خیال سے

(نوشتہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مقیم لنڈن)

عورت میدان عمل میں عورت اگرچہ ہر ملک اور ہر قوم میں مرد کی شریک کار ہے لیکن ان ممالک میں آکر معلوم ہوتا ہے کہ عورت سوائے اس کے کہ وہ طبعی طور پر مرد نہیں ہو سکتی تمام قابلیتوں اور عملی کاموں میں وہ مرد کے برابر ہے۔ اس عملی مساوات نے قرآن مجید کی سچائی کو ثابت کر دیا کہ عورت ہو یا مرد ہر ایک اپنے عمل کی پوری جزا پائیگا۔ اور وہ حقوق میں برابر ہیں ہمارے ملک میں عورتوں کو ناکارہ سمجھا جاتا ہے یہ لغو اور عورت ذات کی ہتک ہے عورتیں خداداد قویٰ اور قابلیتوں میں مرد سے کم نہیں۔ یہاں زندگی کے ہر حصہ میں عورتیں مردوں کی برابر کی شریک کار ہیں۔ ہر قسم کے کام کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ اب بعض گرجوں میں امامت کا حق بھی انہیں دیدیا گیا ہے۔ اور وہ مردوں کی نسبت بہتر کام کرنے لگی ہیں۔ میں ہر روز دیکھتا ہوں کہ مختلف عیسائی پلیٹ فارموں پر عورتیں کس جوش اور استقلال کے ساتھ تبلیغ مذہب کرتی ہیں اور دہریوں کے سوالات کے جواب اس قابلیت سے دیتی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ ہزاروں لاکھوں مشنری عورتیں مذہب کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عورت کو کسی خوبی سے محروم نہیں رکھا۔ احمدی خواتین کو اپنے تبلیغی دائرہ عمل کو بڑھانا چاہیئے۔ وہ عورتوں ہی میں تبلیغ کریں*

پوپ اور لباس عیسائیوں کے فرقہ رومن کیتھولک کا سردار پوپ کہلاتا ہے اور یہ لفظ باپ ہی کا الٹ پھیر ہے۔ رومن کیتھولک فرقہ دراصل قدیم فرقہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد پطرس کی سیادت میں قائم ہوا۔ وہ ایک جماعت کا رنگ رکھتے ہیں گویا ان میں خلافت چلی آتی ہے۔ پوپ نے عورتوں کے لباس کے متعلق سخت احکام جاری کیئے ہیں یہاں کی عورتوں کا لباس صحیح معنوں میں لباس نہیں۔ پنڈلیاں ننگی رہتی ہیں اور گردن بھی ننگی رکھی جاتی ہے۔ مگر پوپ نے حکم دیا ہے کہ آیندہ اس قسم کا لباس نہ ہو۔ کیتھولک فرقہ کی ننوں کا لباس پہلے سے پردہ کا لباس ہے اور اب پوپ نے عام عورتوں کے لباس کے متعلق بھی سختی سے حکم دیا ہے اور اسپر عمل شروع ہو گیا ہے۔ دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے لئے کیسی خوشی کی بات ہے کہ اسلام پہلے ہی عورت کے متعلق ایسے لباس کی ہدایت کرتا ہے جو عورت کی عزت اور عصمت کا محافظ ہے یہ بھی اسلام کی فتح ہے۔

۱۹۵۷ء کی عورت یہاں کے اخبارات اور لوگ عجوبہ پرست ہیں ابھی ایک اخبار نے ۱۹۵۷ء میں عورتوں کا لباس کیا ہوگا؟ اس پر بحث شروع کی اور فرانس کے فیشن کے ماہر کی رائے روپیہ دیکر حاصل کی۔ اس نے کہا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں عورتوں کا لباس پتلون اور چھوٹا کوٹ ہوگا اور یہ لمبے دامن کے کوٹ جو آجکل پہنے جاتے ہیں اسی طرح چھوٹے کردیئے جائینگے جس طرح پر لمبے بال اُڑا دیئے گئے ہیں۔ (آجکل یہاں بال کٹوانے کا رواج پڑ گیا ہے عورتیں پٹے رکھتی ہیں اور بعض بالکل مردوں کی قسم کے سر منڈواتی ہیں صرف انکے لباس سے پتہ لگتا ہے کہ عورتیں ہیں) احمدی خواتین! فکر کریں کہ انکا کام کتنا سخت ہوگا احمدی خاتون نے دنیا کے مذہب اخلاق اور معاشرت کی اصلاح کرنی ہے۔ ایک طرف اگر یہ مذاق بڑھتا جائیگا تو اس کی غلطیوں اور کمزوریوں سے واقف کرنیکے لئے کسی قدر مقابلہ کی ضرورت ہوگی۔ میری ان باتوں کو عجائبات کے طور پر نہ پڑھیں اس مقصد کے لئے مَیں نہ لکھتا ہوں اور نہ لکھنا چاہتا ہوں۔ تمہارا کام بہت بڑا ہے۔ اور اسکے لئے بہت بڑی تیاری کی ضرورت ہے۔

ایک موٹر بان عورت دنیا کے سفر پر جبکہ یہ چٹھی شائع ہورہی ہوگی یہاں سے ایک نوجوان لڑکی ۲۲ سالہ موٹر کے ذریعہ دنیا کے سفر پر نکل چکی ہوگی۔ وہ بمبئی پہنچے گی وہاں سے اندور وغیرہ ہوتی ہوئی دہلی پہنچے گی اور پھر کانپور۔ لکھنؤ وغیرہ مقامات کو غدر کے واقعات کی یادگاریں دیکھتی ہوئی الہ آباد بنارس ہوتی ہوئی کلکتہ چلی جائے گی۔ اسکے سفر میں مغربی گھاٹ کے پہاڑوں کے نشیب و فراز پر موٹر بانی کے کمالات کا تجربہ کرنا بھی دلچسپ ہوگا۔ غرض اس طرح پر وہ سوائے جنوبی امریکہ کے ہر ایک براعظم میں جائے گی۔ اسکی موٹر میں ہر قسم کا سامان ضروری ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک خادمہ اور ایک اس کا اپنا انجینئر ہوگا۔ مَیں نے یہ خبر محض اس لئے نہیں لکھی کہ مصباح کے پڑھنے والیاں خوش ہوجائیں کہ ایک عورت کا اتنا بڑا جرأت اور دلیری کا کارنامہ ہے یہ باتیں یہاں کی عورتوں کے لئے معمولی ہوگئی ہیں۔ مَیں انکو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس خاتون کو تبلیغ اسلام کے لئے موقعہ نکالیں۔ اور اگر ممکن ہو تو دہلی میں اسکو ایک مختصر سا ایڈریس دیا جائے اور اسی میں تبلیغ کردی جائے یہ ایڈریس ایک تاریخی ایڈریس ہوگا؟ اخبارات اس کی اشاعت کرینگے اور ہر ملک میں احمدیت کا نام اس ذریعہ سے پہنچ جائیگا؟ کیا لجنۃ اماء اللہ میری اس تحریک پر توجہ کریگی؟ انشاء اللہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بالکل ایک نیا خیال ثابت ہوگا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں برکات رکھدے اور احمدی محو آمین کا یہ پہلا تبلیغی عملی کام ہو ٭

ایک یوروپین سیاح اسلامی صحراؤں میں

ان ممالک کی عورتوں کی آزادی اور انکی زندگی کے بعض دوسرے پہلوؤں پر لوگوں نے کچھ نکتہ چینی کی ہے میں اسے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں یہ بزدلانہ حملے ہیں اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا کاش وہ انکی بلند ہمتی اور اولوالعزمیوں کو بھی دیکھتے۔ ابھی میں نے ایک مٹر بان عورت کا تذکرہ کیا ہے وہ پہلی عورت نہیں مختلف خیالات کو لیکر عورتیں سفروں پر نکلتی ہیں۔ ابھی ایک عورت پیادہ پاٹر کی کو گئی تھی ایک لڑکی پیرو کے وسطی جنگلات میں تنہا گھس گئی اور ان گھنے جنگلوں کو عبور کرنا چاہا۔ ایک مشہور معروف عورت روزیتا فوربس ہے یہ شادی شدہ ہے وہ صحراؤں کی بڑی شائقین ہے۔ عنقریب وہ پھر کسی مہم پر چلی جائیگی۔ اسلامی صحراؤں سے جو خیالات لیکر وہ آئی ہے انکو یہاں کے ایک اخبار نے اس سرخی سے شائع کیا ہے:-

جہاں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں
صحرا کا ناقابل تبدیل ایمان
مشیت ایزدی کا یقین کامل

ان سرخیوں کے نیچے اس نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ایک مسلم اور مومن کے ایمان اور جوش تبلیغ کو ایک زبردست قوت کے ساتھ اُبھار دیتے ہیں۔ اس نے صحرا میں رہنے والے عربوں کی زندگی کا ایک لطیف نقشہ کھینچا ہے۔ ہر موقعہ پر عربوں کا انشاء اللہ کہنا اسپر محویت پیدا کر دیتا ہے نماز کی اذان صحرا میں گونجتی اور وہ چلتے اونٹوں کو وہیں ٹھیرا کر خدائے وحید کے حضور ریت کے فرش پر نماز میں مصروف ہوجاتے انکی امید خدا تعالیٰ پر وسیع اور وہ ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کرتے اور ہر کامیابی اور خوشی پر الحمد للہ کہتے ان باتوں نے اس پر بہت اثر کیا اور وہ اپنے اہل ملک کو کہتی ہے کہ:-

"یورپ سینکڑوں علوم و فنون پر ناز کرسکتا ہے مگر صحرا کے رہنے والوں کے لئے ایک ہی چیز ہے اور وہ انکا ایمان اور خدا پر انکی اُمید ہے جس کا اظہار وہ اللہ اکبر سے کرتے ہیں۔

جب ہم بجلی اور گیس سے گرم کئے ہوئے کمروں میں آرام کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور بجلی کے لیمپوں کی روشنی میں بدوؤں کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کو اس معجزانہ کام کا اعتراف کرنا پڑتا ہے جو لاسلکی اور بجلی سے کہیں بڑھ کر ہے"!

اسلامی زندگی کے یہ مناظر یورپ کی عورتوں میں دلچسپی پیدا کئے بغیر نہیں رہتے پھر کیا ہمارا فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کہ ہم انہیں اسلام کی حقیقی خوبیوں سے واقف کریں؟ سوچو کہ سوچنے کی بات ہے؟ اگر ہمارا فرض ہے تو کیونکر اس سے عہدہ برا ہوں۔

مصباح پر توجہ

اخبار مصباح کا پہلا اور دوسرا نمبر دیکھا۔ پہلے نمبر کو دیکھ کر تو بہنوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ کہ ایک نسوانی پرچہ ہوتے نسوانی ضروریات کے لحاظ سے دلچسپی اور فوائد سے بالکل خالی ہے۔ جس کو سُن کر بہت ہی افسوس ہوا۔ خیر شکر ہے کہ بہنوں نے دوسرے نمبر کو کسی قدر پسند فرمایا جس کی وجہ یہ کہ دو تین بہنوں کے مضامین درج تھے۔ جو درحقیقت اخبار کی پسندیدگی کا موجب ہوئے ہیں ان بہنوں سے جنہوں نے اخبار کو ناپسند کیا عرض کرتی ہوں کہ واقعہ میں آپکی ناپسندیدگی حق بجانب تھی مگر گستاخی معاف اس کا الزام کسی پر نہیں بلکہ آپ پر ہی ہے۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ اخبار دلچسپیوں کا مرکز اور فوائد کا خزانہ ہو تو آپ تکلیف کریں اور اپنے مشاغل میں سے کچھ وقت اخبار کے لئے دیں اعلیٰ اعلیٰ اور مفید مضامین کثرت سے تحریر کریں تو بس اخبار کو اپنی مرضی کے موافق بنالیں یہ اخبار تو آپ کا اپنا ہے اور آپ ہی کو اس کی مدد بھی کرنی ہوگی اچھا بُرا جیسا بھی ہوگا آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہوگا۔ محض دوسروں کی اُمید پر تکیہ لگاکر بیٹھ جانا کہ کوئی اور اس کام کو کریگا ایک احمقانہ اور غیر منصفانہ خیال ہے آپکو حضرت امام کے اس ارشاد پر کاربند ہونا چاہیئے۔ جو حضور نے فرمایا ہے۔ کہ کسی کام میں یہ مت خیال کرو کہ یہ کام میرا نہیں دوسرے کا ہے وہی اس کو کریگا۔ بلکہ یہ کہو کہ یہ کام میرا ہی ہے میرے ہی کندھوں پر اس کا بوجھ ہے لہٰذا مجھے ہی اسکو کرنا ہے جب تک تم اپنے اندر یہ روح نہیں پیدا کروگے کوئی ترقی نہیں کرسکوگے۔

واقعہ میں یہ بات درست ہے اگر ہر کوئی یہ سمجھ لے کہ یہ فلاں کام ہمارا نہیں دوسروں کا ہے اور اسی طرح دوسرے بھی یہ خیال کریں کہ ہمارا نہیں اوروں کا ہے تو دنیا میں کوئی کام نہ ہو۔ ہمارے ہندوستان میں یہ بیماری بہت ہے جس کی وجہ سے اکثر کام ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ اور قوم کوئی ترقی نہیں کرسکتی۔ یورپ والیوں نے اس نکتہ کو خوب سمجھا ہے اسی حس کا کا نتیجہ ہے کہ وہ آج کل ترقی کی شاہ رہ پر گامزن ہیں۔ پس اس اخبار میں مضمون لکھنا اور اسکی مدد کرنا ہر ایک بہن کا اپنا کام ہونا چاہیئے۔ یہ عذر کرنا کہ فرصت نہیں ایک بیہودہ عذر ہے خدمتِ قوم کا آپ بہنوں میں احساس ہوگا تو اسکو اپنا ہی کام جانوگی اور جب اپنا کام جانوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہزار کام چھوڑ کر بھی اس کو کروگی بھلا اور تو کسی کی مصروفیتوں کا علم نہیں البتہ میں اپنی مصروفیت کا حال بغیر کسی مبالغہ کے تحریر کرتی ہوں اور بہنوں کی طرح مجھے بھی گھر کے مختلف مشاغل ہوتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ پیچھے کتنا وقت بچتا ہوگا پھر اسکے علاوہ پڑھنا لکھنا بھی ہوتا ہے۔ اور علاوہ ازیں اپنے ذاتی کام بھی کرنے پڑتے ہیں پھر اپنی معلومات بڑھانے کے لئے اخبارات و رسائل اور بعض کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا ہوتا ہے پھر ان تمام مصروفیتوں کے علاوہ وہ بعض پریشان حالات بھی آجکل موجود ہیں جو بجائے خود ایک ایسی مصروفیت ہیں کہ جن میں جو انسان پڑ جائے اسکو اور تمام کاموں کو خیرباد کہنا پڑتا ہے۔ لہٰذا ان دشوار گذار حالات سے بہنیں اندازہ لگالیں کہ میں مضمون لکھتی ہوں جو ایک ایسا مشکل کام ہے جس میں سکون اور خیالات کی یکسوئی کی ضرورت رہتی ہے آجکل تو خیر میں اپنے بھائی جان کے گھر میں مقیم ہوں جس سے پڑھائی سے قدرے اور گھر کے مشاغل سے قطعی الگ ہوں اب یہ تمام وقت مضامین لکھنے پر صرف کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں میں ہمیشہ اپنے ذاتی کام کا گلا گھونٹ کر مضامین لکھتی ہوں یا رات کو جب موقع ملے لکھتی ہوں۔ چنانچہ اسوقت بھی رات کے ساڑھے گیارہ ہو چکے ہیں۔ اور میں بجلی کی روشنی میں یہ مضمون لکھ رہی ہوں۔ خیال ہے کہ اس مضمون کو ختم کرکے سوؤں بہنیں یقین کریں ان باتوں کے بیان کرنے سے اپنی بڑائی جتلانا نہیں بلکہ ادائگی فرض کا ذکر کرنا مقصود ہے جس کا خیال ہر احمدی بہن بھائی کو ہونا لازمی ہے گذشتہ سال انہیں وجوہات کے سبب میں نے تہذیب نسواں میں مضمون لکھنے بند کر دیئے تھے جس کی وجہ سے اکثر مسودے نا تمام پڑے رہ گئے اب سال رواں کو میرا ارادہ تھا کہ میں یہ مسودے تمام کرکے بھیجونگی اور اسکے علاوہ اور بھی مضمون لکھونگی جس میں سے کچھ اخبار مصباح کو بھی مدد دینے کا خیال تھا لیکن جب مصباح آیا اور اس کی حالت زیادہ مدد کی متقاضی دیکھی تو مجھے اپنا ارادہ بدلنا پڑا لہٰذا اب ارادہ ہے کہ تہذیب میں سوائے ضروری مضامین کے (وہ بھی اگر وقت ملے) باقی تمام مصباح کو مدد دونگی تاوقتیکہ یہ اخبار چل نکلے خدا تعالیٰ مجھے اپنے ارادہ میں کامیابی دے آمین۔ لہٰذا اب بہنوں سے بھی میری التدعا ہے کہ مصباح کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے اسکو مدد دینے کا عہد کرلیں کیونکہ اگر تم نے اسپر توجہ نہ کی تو ایڈیٹر صاحب کے لئے اخبار چلانا مشکل ہو جائیگا۔ ایک تو وہ اپنا قیمتی اوقات خرچ کریں اور پھر اوپر سے انکو مضامین بھی اپنے پاس سے بنانے پڑیں تو انکے لئے تو مصیبت ہوگی

اور ایسی حالت میں خطرہ ہوگا کہ جس اخبار کی شکل اتنی آرزوؤں سے دیکھی ہے کہیں آپ بہنوں کی بے توجہی کا شکار ہو جائے۔ میرا روئے سخن ان خواتین کی طرف ہے جو خدا کے فضل سے متموّل۔ باا ثر اور حوصلہ مند بہنیں اور جنہیں قومی تحریکات میں دلچسپی لینے کے لئے فرصت حاصل ہے انہیں اس کام میں پیشروی کرنی چاہیئے۔ پیاری بہنو! یہ کام ہی کیا جس پر میں آپکو بار بار توجہ دلاؤں تمھیں تو ابھی بہت کام کرنے ہیں اس کے لئے بھی تیار ہو جاؤ۔ ابھی بہنوں تمھیں دنیا میں کتنا کام کرنا ہے

بڑی پستی میں ہو۔ تم کو ابھی اوپر ابھرنا ہے۔
ابھی مر مر کے جینا ہے ابھی جی جی کے مرنا ہے
تمھاری ہمتوں سے گلشن ہستی سنورنا ہے
اُٹھو ہمت کرو ہمدردی و ایثار دکھلاؤ
مشقت سے نہ کتراؤ مصیبت سے نہ گھبراؤ
تمھاری ذات سے رونق بڑھے گلزار انساں کی
تمھارے ساتھ ہو ہر دم ضیا مصباح نسواں کی

راقمہ ب۔ خ۔ ن ہمشیرہ شیخ مسعود احمد رشید صاحب انجینیر۔ دہلی

شکریہ:۔ بہن زبیدہ خاتون سکرٹری لجنہ اماءاللہ لاہور نے مصباح کے بہت سے خریدار دیئے ہیں اور مضمون بھی بھیجے ہیں جزاہا اللہ احسن الجزاء

۲۔ اہلیہ مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے چار پانچ مفید مضامین بھیجے ہیں جو چھپینگے۔ اسکے علاوہ آٹھ خریدار بھی دیئے ہیں۔ قادیان میں آپکی مساعی جمیلہ قابل شکریہ ہیں۔

بیاہ شادی میں لڑکیوں کو جہیز

جہاں اور بہت سی فضول رسمیں پھیلی ہوئی ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ بیٹی والوں کو زندگی میں سب سے بڑا وبال لڑکی کا جہیز ہوتا ہے جس کی جتنی حیثیت ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ فکر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کو تو مقدرت اور حیثیت سے زیادہ فکر ہوا کرتا ہے لڑکی کو بہت زیادہ جہیز دینا مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھا ہے کیونکہ ہندوؤں کے ہاں لڑکی کا ورثہ میں حصہ نہیں ہے۔ وہ باہر کی ملکیت میں ایک پیسہ کی بھی حقدار نہیں ہوتی۔ اس لیئے ہندو لڑکیوں کو شادی کے موقعہ پر اتنا جہیز دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو ورثہ کے حصہ کی برابر ہو جائے۔ وہ محض شادی کے موقع پر ہی نہیں دیتے بلکہ ساری عمر مختلف قسم کی رسموں کے بہانہ سے دیتے رہتے ہیں۔ لڑکی کا باپ بھی اور اسکے بھائی بھی اور بھاوجیں بھی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب لڑکی کو ورثہ میں حصہ نہیں ملا تو اس کا ہم پر حق ہے کہ ہم اپنی ملکیت میں سے اس کو کچھ دیں۔ اور ہندوؤں کے ہاں عورت کا مہر بھی کچھ نہیں ہوتا۔

مسلمانوں کے ہاں لڑکی کا ورثہ مقرر ہے۔ وہ بیٹے کے مقابلہ میں آدھا حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ کی ملکیت سے ملتی ہے اور خاوند سے مہر اور نان نفقہ لینے کی حقدار ہوتی ہے۔ گویا شریعت اسلام نے اس کو آدھا باپ کی طرف اور آدھا خاوند کی طرف سے حق عنایت کیا ہے پھر اس کو جہیز کے نام سے لاانتہا دینا فضول خرچی ہی نہیں۔ بلکہ لڑکوں کی حق تلفی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی صاحبہ کو جہیز دیا تھا۔ مگر وہ نمائشی نہ تھا بلکہ اس میں ضرورت کی چیزیں تھیں۔ مسلمانوں کو بھی نمائش اور دکھاوے کی فضولیات سے بچنا چاہیئے۔ اور ضرورت کے موافق چند برتنے کے برتن اور پہننے کے کپڑے وغیرہ دیدینے کافی ہیں۔

میرے خیال میں اگر والدین نمائش اور دکھاوے کے جہیز کی بجائے اپنی بیٹیوں کو علم کا جہیز دیدیں تو بڑی خوشی کی بات ہے اور لڑکیاں بھی اس بات پر خوش ہونگی۔ حیثیت اور بساط سے زیادہ اور محض فضول جہیز دینا اسراف ہے اور لڑکوں کی حق تلفی ہے۔ جو شخص اپنے کنبہ کے گھر میں برتنے کے برتن صرف دس رکھتا ہو۔ اُس کو کیا ضرورت ہے کہ نام نمود کے لئے بیس برتن بیٹی کو جہیز میں دے۔

اور جس کے پاس سارے گھر والوں کے لئے فقط پچیس جوڑے کپڑے کے ہیں اسکو بیٹی کے جہیز میں تیس جوڑے دینے کس طرح مناسب ہیں۔ اور جو شخص اپنے گھر میں صرف دری اور چاندنی کا استعمال کرتا ہے اور قالین کبھی اسکے گھر میں نہیں بچھا وہ لڑکی کے جہیز میں قیمتی قالین کیوں دیتا ہے؟

کیا یہ سب باتیں فضول خرچی اور اسراف میں شامل نہیں ہیں یقیناً یہ اسراف ہیں اور لڑکوں کی حق تلفی ہے۔

بیٹی والے خود تو بان کی اور بانس کی چارپائیوں پر سوتے ہیں مگر بیٹی کے لئے چاندی کا چھپر کھٹ بنواتے ہیں۔ تاکہ خوب نام اور خوب واہ واہ ہو۔

بعض اوقات بیٹے والوں کا بھی اصرار ہوتا ہے کہ جب تک ایسی شان شوکت کا جہیز نہ ہوگا ہم رشتہ نہ کرینگے۔ حالانکہ جسقدر قیمت کا جہیز وہ لڑکی والوں سے مانگتے ہیں خود انکی حیثیت اس سے کئی درجہ کم ہوتی ہے پھر خبر نہیں وہ کیوں بے شرم ہوکر اس قسم کے مطالبے بیٹی والوں سے کرتے ہیں۔

ہندوؤں کے ہاں لڑکی کو جہیز دینا ثواب میں داخل ہے۔ اس واسطے وہ اس کو کنیا دان کہتے ہیں یعنی لڑکی کے لئے خیرات۔ مسلمان بھی ان کی دیکھا دیکھی جہیز اور لڑکی کی شادی کو کنیادان کہنے لگے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر یہ کہنا درست نہیں ہے۔ اور جہیز کے لئے بہت زیادہ فکر مند رہنا بھی نامناسب ہے۔ اس کے سبب صدہا گھرانوں میں لڑکیاں بیٹھی رہتی ہیں۔ پورا اور شاندار جہیز مہیّا نہ ہونے کے سبب لوگ انکی شادیاں نہیں کرتے۔ اور بیچاریوں کی جوانیاں برباد ہوجاتی ہیں۔

پس ہم کو جہیز کے معاملہ میں اسراف اور فضول خرچی کو ترک کردینا ضروری ہے۔ کہ اسکے سبب صدہا قسم کی خرابیاں پیش آرہی ہیں۔ اور اولاد میں لڑکی کے وجود کو آفتِ جان اور وبالِ دین اسی واسطے سمجھا جاتا ہے کہ اُنکے جہیز کے سبب ماں باپ کو بے حد زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا جہیز کی مقدار بس اتنی ہونی چاہیئے جس میں ضرورت اور برتنے کی ایک ایک چیز ہو۔ جو بھی بات بڑھی ہوئی جائے اسکے واسطے عملی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

قوم کے پیشوا اور علماء اور برادریوں کے سرپرست حضرات اس طرف متوجہ ہونگے۔ تب اصلاح ہوسکے گی۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اسراف اور فضول خرچی سے بچائے۔ آمین ؂

خاکسار

اہلیہ مولوی بقاپوری از قادیان

ماہ رمضان

عنقریب ماہ رمضان شروع ہونیوالا ہے جس کے روزہ رکھنے ہر مسلمان پر فرض ہیں اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے:- فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی جس شخص پر یہ مہینہ آوے وہ اسکے روزہ رکھے۔

روزہ کی تعریف

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ۔ یعنی صبح صادق سے لیکر غروب شمس تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے تعلق سے محترز رہنے کا نام روزہ ہے۔

روزہ کے فوائد

(ا) لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ جبکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک مہینہ تک جائز کھانے پینے اور جائز تعلقات کو چھوڑ دیا جائے۔ تو یقیناً یہ مشق ہوجائیگی کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں ناجائز کھانے پینے اور ناجائز تعلقات سے بچا رہے۔

(ب) اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ روزہ رکھ کر جو دُعا کیجائے وہ بالخصوص قبول ہوتی ہے۔

(ج) كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی تمام عبادات میں سے صرف روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسان متخلق باخلاق اللہ ہوتا ہے کیونکہ نہ کھانا نہ پینا اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں اور روزہ رکھنے کے نتیجہ میں اللہ کی اور صفات بھی انسان میں آجائینگی اور اس طرح انسان خدا کا مظہر ہوجاتا ہے۔

روزہ کے احکام

وَلَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ - یعنی دینی امور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اسلئے روزہ کے متعلق سُنّت نبوی پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل احکام ہوتے ہیں۔

(۱) تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃٌ - یعنی صبح صادق سے پہلے سحری کھانا چاہیئے احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان سے ۵ - ۶ منٹ پہلے سحری کھانے سے فارغ ہوتے تھے۔

(۲) لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ترجمہ - لوگ جب تک جلدی افطار کرینگے اچھی حالت میں رہینگے - سورج کی ٹکیا کا آخری کنارہ غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرلینا چاہیئے حدیث سے ثابت ہے۔

(۳) لَا یَصْخَبْ - یعنی روزہ میں زیادہ اور بیہودہ باتیں نہ کی جائیں۔

(۴) لَا یَجْہَلْ - روزہ میں بھوکا رہنے کی وجہ سے طبیعت میں تیزی آجاتی ہے اسکے اظہار سے منع فرمایا یعنی روزہ میں لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

(۵) کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ النَّاسِ بِالْخَیْرِ - ماہ رمضان میں سخاوت کرنا بھی رسول کریم کی سُنّت ہے۔

(۶) اَحْیَا لَیْلَہٗ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ - رمضان میں رات کو عبادت کرنا اور اپنے گھر والوں کو عبادت کیلئے جگانا چاہیئے۔

(۷) اگر سحری کھانے کا موقعہ نہ ملے تب بھی روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ ماہ رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہے اور سحری کھانا سُنّت ہے اسلئے سُنّت کی خاطر فرض کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔

(۸) ماہ رمضان میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا بھی سُنّت ہے جبرئیل امین رسول کریم کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔

(۹) مُرْضِعَہ - بچے کو دودھ پلانیوالی عورت اور حاملہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور دونو وقت ایک آدمی کا کھانا بطور فدیہ کے دیدے۔

(۱۰) حائضہ کے لئے روزہ کے قضا کرنیکا حکم ہے یعنی اُن دنوں میں وہ روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں رکھ لے۔

(۱۱) اِذَا نَسِیَ فَاَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ یعنی بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ خود اپنے بندہ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(۱۲) روزہ میں سرمہ لگانا - سر میں تیل ملنا - مسواک کرنا - کھانے کا نمک چکھ لینا جبکہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منہ میں رہے اور حلق سے نہ اُترے جائز ہے۔

(۱۳) فصد یا کسی اور ذریعہ سے خون نکلنے اور قے وغیرہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ افطار کرنے اور سحری وغیرہ کے متعلق ہدایات

روزہ میں پیاس کی تکلیف سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ سحری کے وقت زیادہ نمکین چیزوں سے پرہیز کیا جاوے سویاں چاول کھیر دہی دودھ وغیرہ استعمال کیا جائے پراٹھا اور روغنی روٹی کھانے سے بھوک کم محسوس ہوتی ہے لیکن بعض لوگ پیٹ میں ثقل ہوجانے کی وجہ سے نہیں کھا سکتے۔ (پیاس زیادہ لگتی ہے) نمکین چیزوں میں شامی کباب اچھی چیز ہے ان چیزوں میں یہ سہولت ہے کہ اگر شام کو تیار کرکے رکھ لیجائیں تو سحری تک خراب ہونیکا اندیشہ نہیں۔ روزہ میں دھوپ میں پھرنے محنت کا کام کرنے زیادہ بولنے یا بلند آواز سے پڑھنے سے بھی پیاس تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ شام کو افطار کے لئے موسم گرما میں شربت دودھ شیرہ بادام وغیرہ لوگ استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ چینی گھاس فرنی تلی ہوئی مونگ کی دال سموسہ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ اگر پہلے سے تیار کرکے رکھ لی جائیں تو وقت پر کام آسکتی ہیں۔ کھجور۔ چھوارہ۔ ستّو سے نبی کریم صلعم کے روزہ کھولنے کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ روزہ کھول کر اس وقت کھانا نہ کھانا چاہیئے بلکہ نماز مغرب کے بعد کھانا چاہیئے تاکہ کھانے میں دیر ہوجانے سے نماز قضا نہ ہوجائے اور پیٹ ہلکا ہونے کی وجہ سے اچھی طرح پڑھی جاسکے (طبّی لحاظ سے بھی یہی طریق مفید ہے) حتی المقدور روزہ کھول کر پانی کم پینا چاہیئے اور جہاں تک ہوسکے خشک چیز سے روزہ کھولنا مناسب ہے تاکہ خالی پیٹ پانی پینے سے صحت پر بُرا اثر نہ پڑے۔

ابتدائی دو تین روزوں میں سحری کے وقت بھوک نہ لگنے کی وجہ سے بعض لوگ کھانا نہیں کھاتے اور دن کو روزہ میں تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ شام کو افطار کے وقت کھانا نہ کھایا جائے یا بہت کم کھایا جائے تاکہ سحری کے وقت بھوک لگے اور کھانا اچھی طرح کھایا جاسکے

امّ داؤد از قادیان

ایڈیٹر۔ اللہ تعالیٰ محترمہ امّ داؤد (اہلیہ سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل) کو بہت بہت اجر دے کہ میری فرمائش سے یہ مضمون لکھ کر روانہ فرمایا (اکمل)

ہر ایک مصباحی بہن اس سوال کا جواب سوچے کہ اس نے کتنے خریدار اپنے اخبار مصباح کو دیئے ہیں؟

(منشی عبدالرحمن کشمیری (قادیانی) پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah